سوال

قرآن نے جن چیزوں کے متعلق خبر دی اوران کا وقوع ہوچکا ہے

جواب

الحمد للہ

جی ہاں کچھ ایسی چیزیں ہیں اللہ تعالی نے جن کا ذکر قرآن میں کیا ہے کہ ان کا وقوع ہوگا اورواقعی وہ ہوچکی ہیں ان میں کچھ یہ ہیں :

1-رومیوں کے ہاتھوں فارسیوں کی کچھ سالوں میں شکست

فرمان باری تعالی ہے :

(رومی مغلوب ہوگئے ہیں نزدیکی کی زمین میں اوروہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب چند سالوں میں ہی غالب آجائیں گے اس سے پہلے اوراس کے بعد بھی اختیاراللہ تعالی کا ہی ہے اوراس دن مسلمان خوش ہوں گے) الروم/2-4

امام شوکانی فرماتے ہیں :

اہل تفسیر کا قول ہے کہ : فارسی رومیوں پرغالب ہوئے تواس سے کفارمکہ بہت خوش ہوئے اورکہنے لگے کہ جن کے پاس کتاب نہیں وہ کتاب والوں پرغالب ہوگئے ہیں اوروہ مسلمانوں کے مقابلہ میں فخر کرنے لگے اوریہ کہنے لگے کہ ہم بھی تم پرغالب ہوں گے جس طرح کہ فارسی رومیوں پرغالب ہوئے اورمسلمان یہ پسند کرتے تھے کہ اہل کتاب ہونے کی بنا پر رومی فارسیوں پرغالب ہوں ۔

(اوروہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب چند سالوں میں ہی غالب آجائيں گے) یعنی رومی فارسیوں کے غلبے کے بعد وہ خودان فارسیوں پرغالب ہوں گے ۔

زجاج کا کہنا ہے کہ یہ آیت ان آیات میں سے ہے جوکہ اس بات پردلالت کرتیں ہیں کہ قرآن کریم اللہ تعالی کی طرف سے ہے کیونکہ اس میں وہ خبر ہے جس کا وقوع ہوگا جسے اللہ تعالی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ۔

فتح القدیر جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 124

ب : عیسائی فرقوں کی آپس میں قیامت تک دشمنی

فرمان باری تعالی ہے :

(اورجواپنے آپ کونصرانی کہتے ہیں ہم نے ان سے بھی عہدوپیمان لیا انہوں نے جوانہیں نصیحت کی گئي تھی اس کا بڑاحصہ فراموش کردیا توہم نے بھی ان کے درمیان بغض وعداوت ڈال دی جوقیامت تک رہے گی اور عنقریب اللہ تعالی انہیں وہ کچھ بتادے گا جویہ کررہے ہیں) المائدہ

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

(توہم نے بھی ان کے درمیان بغض وعداوت ڈال دی جوقیامت تک رہے گی) یعنی ہم نے ان کی آپس میں دشمنی اورایک دوسرے سے بغض ڈال دیا اوروہ اس میں قیامت تک پڑے رہیں گے تواسی لئے عیسائیوں کے مختلف فرقے ایک دوسرے سے بغض اوردشمنی رکھتے اورایک دوسرے کو کافرکہتے اورلعنتیں کرتے ہیں ۔

لھذاہر فرقہ دوسرے کوحرام کرتا اوراسے اپنے عبادت خانے (گرجے) میں داخل نہیں ہونے دیتا تواسی طرح ملکیہ یعقوبی فرقے کو کافرکہتے ہیں اورایسے ہی دوسرے فرقے ایک دوسرے کواورایسے ہی نسطوری آریوسیہ کوتواس دنیا میں ہر فرقہ دوسرے کو کافرقراردیتا ہے جوکہ قیامت تک رہے گا ۔

تفسیر ابن کثیر جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 34

ت : اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جویہ وعدہ کیا تھا کہ اس کا دین سب دینوں پر غالب ہوگا ۔

ارشادباری تعالی ہے :

(اسی نے اپنے رسول کوہدایت اورسچے دین کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اسے تمام مذہبوں پر غالب کردے)

سورۃ التوبۃ/33 اورالفتح/28 اورالصف/9

قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ :

تواللہ تعالی نے کردیا اورجب ابوبکررضی اللہ عنہ اپنے لشکرکوکسی مہم پر روانہ کرتے توانہیں یہ بتاتے کہ اللہ تعالی نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے دین کوغالب کرے گا تاکہ لشکرکومدداور کامیابی کا پختہ یقین ہوجائے اوران کے بعد عمررضی اللہ عنہ بھی یہی کرتے رہے تومشرق ومغرب اورخشکی اورسمندرمیں اسلامی فتوحات ہوتی رہیں ۔

تفسیر قرطبی 1/75

ث : فتح مکہ :

ارشادباری تعالی ہے :

(یقینا اللہ تعالی نے اپنے رسول کا خواب سچا کردکھایا کہ ان شاء اللہ تم پورے امن وامان کے ساتھ مسجد حرام میں سر منڈواتے ہوئے اورسر کے بال کٹواتے ہوئے (چین کے ساتھ نڈرہوکر داخل ہوگے وہ ان امورکوجانتا ہے جنہیں تم نہیں جانتے پس اس نے تمہیں اس سے پہلے ایک نزدیک کی فتح میسرکی) الفتح/27

طبری فرماتے ہیں :

اللہ تعالی نے ذکرکرتے ہوئے فرمایا ہے کہ : اللہ تعالی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خواب جوانہیں دکھایا تھا کہ وہ اوران کے صحابہ بیت اللہ میں امن کے ساتھ مشرکوں سے بغیرڈرے بعض نے سرمنڈوائے ہوئے اوربعض نے بال کتروائے ہوئے داخل ہوئے ہیں اسے سچا کردکھایا ۔

اورجس طرح کہ ہم نے کہا ہے اسی طرح کا قول اہل تاویل کا بھی ہے ۔

تفسیر طبری جلد نمبر 26 صفحہ نمبر 107

ج : غزوہ بدر :

فرمان باری تعالی ہے :

(اور تم لوگ اس وقت کو یاد کرو جب کہ اللہ تعالی نے تم سے ان دو گرہوں میں سے ایک کا وعدہ کیا تھا کہ وہ تمہارے ہاتھ آجائے گی اور تم یہ چاہتے تھے کہ تمہارے ہاتھ غیر مسلح گروہ ائے اور اللہ تعالی کو یہ منظور تھا کہ اپنے کلمات سے حق کا حق ہونا ثابت کر دے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے) الانفال / 7

ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ :

(اور تم لوگ اس وقت کو یاد کرو جب کہ اللہ تعالی نے تم سے ان دو گرہوں میں سے ایک کا وعدہ کیا تھا) کا معنی یہ ہے کہ طائفتان سے مراد ابو سفیان اور اس کے ساتھ جو کچھ مال تھا اور ابو جہل اور اس کے ساتھ جو قریش تھے تو جب ابو سفیان اپنے ساتھ جو کچھ تھا اسے . بچا کر لے گیا تو اس نے قریش کو یہ لکھا کہ تم اپنے قافلے کو . بچانے نکلے تھے تو میں اسے تمہارے لئے . بچا لیا ہے تو ابو جہل کہنے لگا اللہ کی قسم ہم واپس نہیں جائیں گے ۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم قوم کا ارادہ کر کے چل پڑے تو صحابہ اس کو نا پسند کیا اور ان کی خواہش تھی کہ انہیں وہ گروہ ملے جس میں غنیمت ہے اور لڑائی نہ کرنی پڑے اور اللہ تعالی کا یہی قول ہے (اور تم یہ چاہتے تھے کہ تمہارے ہاتھ غیر مسلح گروہ ائے) یعنی اسلحہ کے بغیر ۔ زاد المسیر جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 324

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

فتوی نمبر: 23475